www.muftiakhtarrazakhan.com
0092 303 2886671
/makhtarraza1011
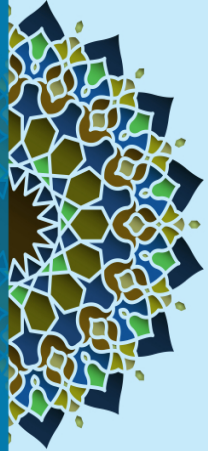
اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بہارِ اعتکاف

تصنیفِ لطیف

نبیرۂ صدر الشریعہ، خلیفۂ تاج الشریعہ، قائم مقام محدثِ کبیر
حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی نوری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن ، کراچی ، پاکستان

www.muftiakhtarrazakhan.com +92 303 2886671

تقریظِ جلیل

ممتاز الفقہاء فاتح افریقہ حضور محدثِ کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی

ضیاء المصطفٰی اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ

شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع مئوانڈیا

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

میں نے ''بہارِ اعتکاف'' کا مطالعہ کیا۔ اعتکاف کے مسائلِ راجحہ پر مشتمل ہے۔ اگر ہر مسئلہ کے ساتھ کتابوں کے حوالہ جات بھی معرضِ تحریر میں آجاتے ا؎ تو اس رسالے کا وزن اور بڑھ جاتا۔ بہت خوشی ہوئی میرے ولداعز صاحبِ علم وصفا مفتی عطاء المصطفٰی صاحب سلمہ علمی وتحریری کاموں سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں ربِ قدیر ان کی کوششوں کو باآور بنائے اور شرفِ قبول سے نوازے اور مزید تحقیقی وثقافتی کاموں کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے (آمین) واللہ المستعان و علیہ التکلان و الصلوۃ و السلام الا کملان علی سید خلقہ محمد والہ وصحبہ مادام الملوان۔

مورخہ ۱۴ ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ

ا؎ والدِ گرامی کے حکم کے مطابق تمام مسائل کے حوالہ جات مع صفحات درج کردئے گئے ہیں ۱۲ اعظمی

تقریظِ جلیل

پاسبان مسلکِ رضا حضرت علامہ مولانا

سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اس فقیر نے حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی مدظلہ العالی کا مسائلِ اعتکاف پر مشتمل رسالہ دیکھا۔ جہاں جہاں سے دیکھا اس میں درج مسائل کو درست پایا۔ مولانا موصوف نے اس رسالہ کو ترتیب دے کر وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مسائل پر مفصل اور مستند کتب اردو زبان میں عام طور پر دستیاب نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ عام معتکف حضرات مسائلِ اعتکاف سے ناواقفیت کی بنا پر اپنے اعتکاف کو ضائع کر دیتے ہیں اور ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مولانا موصوف نے اپنے رسالہ میں اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی اور حضور صدر الشریعہ علیہما الرحمۃ کی عبارات کے ساتھ ساتھ مسائلِ جدیدہ پر حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کو بھی شاملِ کتاب کیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل مولانا موصوف کی اس سعی کو قبول فرما کر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافعِ ہر خاص و عام فرمائے۔

فقیر سید شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعتِ اہلسنت پاکستان، کراچی

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی **عبد العزیز حنفی** دامت برکاتہم العالیہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی الہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد

اعتکاف زمانۂ قدیم سے معمول رہا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے **و عھدنا الی ابراھیم و اسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود** یعنی اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) و اسماعیل (علیہ السلام) کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔ اعتکاف امّتِ مسلمہ کے لئے بھی ایک بہت ہی اہم اور عظیم سنت ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خصوصیت کے ساتھ اس کا اہتمام فرمایا اور احادیثِ مبارکہ میں اس کی عظیم فضیلت بیان فرمائی چنانچہ بخاری و مسلم میں امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ بنت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ابن ماجہ میں حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا معتکف گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ امام بیہقی نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ اعتکاف کا یہ اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے احکام و آداب پر عمل کیا

جائے۔ قرآنِ کریم میں ہے و لاتباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلاتقربوھا کذلک یبین اللہ اٰیتہ للناس لعلھم یتقون (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷) یعنی اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیز گاری ملے۔

ابوداؤد حضرت امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ معتکف پر سنت یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں شریک ہو نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جا سکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزے کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب زید مجدہ نے اعتکاف سے متعلق اپنے اس رسالہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ مسائل بیان کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ معتکفین حضرات کو اپنا اعتکاف سنت کے مطابق ادا کرنے میں اس رسالہ سے رہنمائی حاصل ہوگی اور اس پر عمل کر کے اعتکاف کے برکات وثمرات سے مستفیض ہو سکیں گے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو مقبولِ عام فرمائے اور مؤلف کے علم و عمل وعمر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

عبدالعزیز حنفی غفرلہ

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

26 اکتوبر 2004ء بروز سہ شنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{اعتکاف کے فضائل}

الحمد للہ الذی ما خلق الجن و الانس الا لیعبدون و یھدیھم الانبیاء و المرسلون و الصلوہ و السلام علیھم و علی سیدنا المعلوم و المامون و علی آلہ و صحبہ المکرمون

اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرماتا ہے: و لا تباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷) اس آیت کریمہ سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ اعتکاف کے لئے مسجد ہونا ضروری ہے غیر مسجد میں اعتکاف جائز نہیں، خواہ معتکف مرد ہو یا عورت اور ان کا جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی ضروری ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے لئے یہ چیزیں منافی ہیں۔

(۲) دوسری بات یہ کہ حالت اعتکاف میں عورتوں سے مباشرت ممنوع و ناجائز ہے اگر عورتیں اعتکاف کریں تو اپنے شوہروں سے اور مرد معتکف ہوں تو انہیں اپنی بیویوں سے مباشرت ممنوع و ناجائز ہے۔

اعتکاف خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کیا اور اس کی تاکید بھی فرمائی ہے چنانچہ بہت سی احادیث مبارکہ اس بات پر ناطق ہیں برکت کے لئے چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ (صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الأواخر و الاعتکاف فی المساجد کلھا حدیث نمبر ۲۰۲۶ ص۲۷۱ ج۱، صحیح مسلم کتاب الاعتکاف فی العشر الأواخر من رمضان حدیث نمبر ۵۔ ۱۱۷۲ ج۱ ص۳۷۱، سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب الاعتکاف حدیث نمبر ۲۴۶۲، سنن الترمذی ابواب الصوم باب ما جآء فی الاعتکاف حدیث نمبر ۷۹۰، مسند امام احمد مسند الصدیقۃ حدیث نمبر ۲۴۶۱۳) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات عطا فرمادی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتکاف کرتی تھیں۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا (صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان حدیث نمبر ۲۰۴۴ ج۱ ص۲۷۴، مسند امام احمد مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر ۸۶۶۲، سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب این یکون الاعتکاف؟ حدیث نمبر ۲۴۶۶، سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب ما جآء فی الاعتکاف حدیث نمبر ۱۷۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے اور وفات کے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ و اللفظ لمسلم (صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا لحاجة حدیث نمبر ۲۰۲۹ ج۱ ص ۲۷۲، صحیح مسلم کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجیله و طهارة سؤرها و الاتکاء فی حجرها و قراءة القرآن فیه حدیث نمبر ۶ ۔ ۲۹۷، سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب المعتکف یدخل البیت لحاجته حدیث نمبر ۲۴۶۷، سنن الترمذی ابواب الصوم باب المعتکف یخرج لحاجته ام لا حدیث نمبر ۸۰۴، مسند امام احمد مسند الصدیقة حدیث نمبر ۲۴۷۳۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کردیتے اور خود مسجد میں ہوتے میں انہیں کنگھا کردیتی اور حضور گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لئے۔

(۴) عن عائشة أنها قالت: السنة على المعتكف: أن لا يعود مريضا و لا يشهد جنازة و لا يمس امرأة و لا يباشرها و لا يخرج لحاجة إلا لما لا بد منه و لا اعتكاف إلا بصوم و لا اعتكاف إلا في مسجد جامع (سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب المعتکف یعود المریض حدیث نمبر ۲۴۷۳ ج۱ ص ۳۴۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں معتکف پر سنت ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں جائے نہ عورت کو (شہوت کے ساتھ) ہاتھ لگائے اور نہ اس سے

مباشرت کرے اور نہ حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

(۵) عن ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال فی المعتکف هو یعکف الذنوب و یجزی لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلها (سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی ثواب الاعتکاف حدیث نمبر ۱۷۸۱ ص ۱۲۸، مشکاۃ المصابیح کتاب الصوم باب الاعتکاف الفصل الثالث حدیث نمبر ۲۱۰۸ ج۱ ص ۱۸۳) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔

(۶) عن علی بن حسین عن أبیه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین و عمرتین (بیہقی شعب الایمان الصیام فصل فیمن فطر صائما حدیث نمبر ۳۶۸۰)

امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔

(۷) مَنْ اِعْتَکَفَ إِیمَانًا وَ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(الجامع الصغیر حدیث نمبر ۱۲۲۳۰ ص ۵۱۶، التیسیر بشرح الجامع الصغیر حرف المیم)

جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے اعتکاف کرے گا تو اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اعتکاف کا مقصد

اعتکاف عکف سے بنا ہے جس کے معنی کہیں ٹھہرنے کے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہے: **والھدی معکوفا ان یبلغ محلہ** اور قربانی کے جانور اپنی جگہ پہنچنے سے رُکے پڑے (پ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۵) اور عرف عام میں عبادت کی نیت سے کہیں ٹھہرنے کو کہتے ہیں قرآن کریم میں ہے: **یعکفون علی اصنام لھم** (پ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۳۸) یہ لوگ اپنے بتوں کے پاس عبادت کے لئے جم کر بیٹھے تھے۔ اور اصطلاح شرع میں اللہ کے لئے مسجد میں نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو کہتے ہیں قرآن مجید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے **و لاتباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد** اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷) اعتکاف کا مقصد یہ ہے کہ آدمی دنیا مافیہا کے تمام امور سے فارغ اور کنارہ کش ہوکر محض اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور اس کی عبادت کے لئے مرد مسجد میں اور عورت مسجدِ بیت میں بیٹھ جائے جہاں تک ممکن ہو ہر قسم کی عبادت میں مصروف رہے اور ہر قسم کی نا فرمانی و معصیت سے بچتا رہے اور اکثر و بیشتر وقت یادِ الٰہی میں گذارے اور چپ رہنے کو عبادت نہ جانے بہار شریعت میں ہے کہ معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری باتوں سے چپ رہنا مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے

اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے ضروری بات معتکف کو جائز ہے جبکہ بوقت ضرورت ہو اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (بہار شریعت ج ۱ ح ۵ ص ۱۵۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، در مختار ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ بیروت)

مسئلہ معتکف نہ چپ رہے نہ کلام کرے تو کیا کرے؟ یہ کرے کہ قرآن مجید کی تلاوت حدیث شریف کی قرأت اور درود شریف کی کثرت علم دین کا درس و تدریس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کے سیر و اذکار اور اولیاء صالحین کی حکایات اور دینی کتب پڑھے اور شرعی مسائل سیکھے اور نہ سمجھ میں آئے تو علمائے حق سے رجوع کرے۔ (در مختار ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (۱) سنت مؤکدہ (۲) واجب (۳) نفلی (در مختار ج ۲ ص ۱۷۷ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ قسموں میں ان کی شرطوں اور مکمل احکام کے ساتھ بیان ہوگا پھر مردوں اور عورتوں کے اعتکاف کا حکم علیحدہ دو قسموں میں بیان ہوگا۔

(۱) مسنون اعتکاف کا بیان

مسنون اعتکاف کی تعریف بیسویں رمضان کے آفتاب ڈوبنے کے پہلے سے عید کا چاند نظر آنے تک اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا۔ (در مختار

ج۲ص۱۷۷مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

مسنون اعتکاف سنت کفایہ ہے یعنی شہر کے کسی علاقہ سے کسی نے سنت اعتکاف نہ کیا تو سب سے مطالبہ ہوگا اور اگر ایک نے بھی کرلیا تو سب بری الذمہ ہوجائیں گے اس اعتکاف کے لئے بیسویں رمضان کا سورج ڈوبنے سے پہلے اہلسنت و جماعت صحیح العقیدہ کی مسجد میں داخل ہوجانا ضروری ہے ورنہ سنت مؤکدہ اعتکاف نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ح۵ ص۱۵۲،۱۵۱ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، در مختار ج۲ ص۱۷۷ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

سنت مؤکدہ اعتکاف کی نیت: نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ سُنَّۃَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ میں نے رمضان کے آخری عشرہ کے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کی شرطیں سنت مؤکدہ اعتکاف کی سات شرطیں ہیں یعنی ان شرطوں میں سے ہر شرط کا ہونا ضروری ہے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔

(۱) معتکف کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) اعتکاف کی نیت کرنا (۴) مسجد میں ہونا (۵) روزہ دار ہونا (۶) جنابت سے پاک ہونا (۷) عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ (عالمگیری ج۱ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، در مختار، ردالمحتار ج۲ص۱۷۷،۱۷۶ مطبوعہ بیروت)

لہذا کافر کا اعتکاف صحیح نہیں کہ وہ اس کا اہل نہیں ناسمجھ بچے اور مجنون کا بھی

اعتکاف صحیح نہیں کہ حضور نے مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں وغیرہما سے بچانے کا حکم فرمایا (سنن ابی داؤد سنن ابن ماجہ کتاب المساجد و الجماعات باب مایکرہ فی المساجد حدیث نمبر ۷۵۰، طبرانی کبیر حدیث نمبر ۷۶۰۱) اور یہ اس کے اہل بھی نہیں بالغ ہونا اعتکاف کے لئے ضروری نہیں سمجھدار بچوں کو اعتکاف کرنے اور مسجد کے آداب ملحوظ رکھنے کی تربیت دی جائے۔ نیت کے بغیر کوئی عبادت مقصودہ ادا نہیں ہوسکتی ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

عبادت مقصودہ اس عبادت کو کہتے ہیں جو دوسری عبادت کے لئے وسیلہ و ذریعہ نہ بنے۔

عبادت غیر مقصودہ وہ عبادت ہے جو دوسری عبادت کے لئے وسیلہ و ذریعہ ہو مثلاً وضو اور نماز دونوں ہی عبادت ہیں مگر وضو غیر مقصودہ عبادت ہے اور نماز عبادت مقصودہ ہے کہ نماز کسی دوسری عبادت کے لئے شرط و ذریعہ وغیرہ نہیں اور وضو دوسری عبادت نماز کے لئے وسیلہ و شرط ہے۔

نیت: دل کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے زبان سے کہہ لیا جائے تو بہتر اور ثواب میں اضافہ ہوگا (در مختار ج۲ ص۳۸۶ مطبوعہ بیروت) اعتکاف مسجد ہی میں کرنا ضروری ہے اگرچہ اس میں جمعہ اور نماز پنجگانہ قائم نہ ہوتی ہو۔ عورتوں کو مسجد شرعی میں اعتکاف کرنا ممنوع و مکروہ ہے بلکہ انہیں مسجد بیت میں اعتکاف کرنا شرط و ضروری ہے عورتوں کے لئے گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کرنا مستحب ہے اور جب تک نماز کے لئے کوئی جگہ

مقرر نہ ہو عورتوں کا اعتکاف نہیں ہوسکتا ہے البتہ اگر اس وقت یعنی اعتکاف کا ارادہ کرتے وقت تک کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہیں (در مختار، ردالمحتار ج۲ ص۱۷۶ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر ہی میں اعتکاف کرے مگر اُس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لئے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مقرر کرلے اور چاہئے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کرلے بلکہ مرد کو بھی چاہئے کہ نوافل کے لئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے (در مختار ردالمحتار ج۲ ص۱۷۶ مطبوعہ بیروت) لہذا اگر گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں ہے تو اعتکاف کی نیت سے پہلے خاص و مقرر کرلیں گھر میں جو جگہ نماز کے لئے خاص کرلی گئی اسے مسجد بیت کہتے ہیں اور مسجد بیت کا حکم یہ ہے کہ جب کبھی اسے ختم کرنا چاہیں تو اسے ختم کر سکتے ہیں نہ یہ کہ مسجد کی طرح اب قیامت تک ختم نہیں کر سکتے۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے یہی وجہ ہے کہ جن کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت و رخصت ہے اگر وہ بغیر روزہ سنت مؤکدہ اعتکاف کریں گے تو مسنون اعتکاف نہ ہوگا بلکہ نفلی ہوگا مثلاً مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت و رخصت ہے اگر یہ روزہ نہ رکھتے ہوئے سنت مؤکدہ اعتکاف کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا البتہ نفلی اعتکاف کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار ج۲ ص۱۷۸ مطبوعہ بیروت)

تمام مسلمانوں کو حدث اکبر (جنابت) سے پاک ہونا ضروری ہے اور غسل فرض ہوجانے کے بعد غسل میں تاخیر ممنوع ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر تاخیر اتنی ہوگئی کہ اب نماز کا وقت اخیر آ گیا تو اس پر فوراً ہی غسل کرنا فرض ہے اب تاخیر سخت گناہ ہے ایسے شخص کو بغیر غسل کے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اگر ایسی حالت میں مسجد میں بہ نیت اعتکاف داخل ہوا اور آفتاب ڈوب گیا تو اعتکاف بھی نہ ہوا اور گناہ گار بھی ہوا کہ فعل حرام کا مرتکب ہوا اسی طرح عورت کا جنابت اور حیض ونفاس سے بھی پاک ہونا ضروری ہے البتہ اگر حالت اعتکاف میں احتلام وغیرہ سے جنابت لاحق ہوجائے تو فوراً اسی جگہ تیمم کرکے غسل کرنے چلا جائے اور سنت طریقہ پر غسل کرکے یعنی صابن استعمال کئے اور میل چھوڑائے بغیر بلا تاخیر فوراً مسجد میں واپس آ جائے ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائے گا (بہارِ شریعت، کتب فقہ) معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہوجائیگا انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں۔ جماع کے علاوہ اوروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں۔ احتلام ہوگیا یا خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

اعتکاف مسنون کے احکام ومسائل

سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا دوران اعتکاف مسجد کی حدود ہی میں رہے بلا

عذر حدود مسجد سے ہرگز نہ نکلے ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائیگا۔(عالمگیری ج۱ ص ۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) اس جگہ مسجد کی حدود کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے۔

حدود مسجد مسجد شرعی اس جگہ کو کہتے ہیں جو نماز کی ادائیگی کے لئے متعین کی گئی ہے۔یعنی محراب سمیت قبلہ کی دیوار سے سیڑھیوں تک اسی طرح شمالی دیوار سے جنوبی دیوار تک اسی کو حدود مسجد کہتے ہیں سیڑھیاں مسجد سے خارج ہیں صحن مسجد بھی مسجد ہی ہے طہارت خانے اور دوسرے کاموں کے لئے جو جگہیں مسجد کی زمین میں ہیں وہ بھی مسجد سے خارج ہیں وہاں بغیر عذر جانے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔امام اہلسنت مسجد کی تعریف یوں فرماتے ہیں مسجد اس بقعہ کا نام ہے جو بغرضِ نمازِ پنجگانہ وقفِ خالص ہو (رضویہ ج۷،ص۳۳۴، باب احکام المساجد)

تنبیہ بعض حضرات محراب کو مسجد سے خارج جانتے ہیں یہ بالکل باطل و بے بنیاد بات ہے محراب وسط مسجد کو کہتے ہیں اور طاق محض پیچ بتانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔اور بعض حضرات کا حال یہ ہے کہ معتکف کے حق میں اصل مسجد اور فنائے مسجد تمام جگہ کو مسجد کی حدود بتاتے ہیں یہ بھی سخت غلطی ہے۔

اصل مسجد وہ حصہ جسے محض نماز کے لئے متعین کیا گیا جہاں حائضہ ونفساء اور جنب کا آنا ممنوع ہے جبکہ اس کے علاوہ جو مقامات ہیں ان میں حیض ونفاس والی کو جانے کی اجازت ہے۔

فنائے مسجد مسجد کی ملکیت کا وہ حصہ جو نماز کے علاوہ دوسری ضروریات اور

مصالح مسجد کے لئے ہو مثلا وضو خانہ، استنجاء خانہ، غسلخانہ، سیڑھی، خادم، مؤذن اورامام کے حجرے وفیملی روم، گودام وغیرھا ان تمام مقامات میں جنب، نفساء اور حائضہ کا جانا بلاشبہ جائز ہے لیکن ان مقامات میں سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا بلا عذر شرعی ہرگز نہیں جا سکتا اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ معتکف حضرات کو اعتکاف کرنے سے پہلے ہی جس مسجد میں اعتکاف کرنا ہے اس مسجد کی انتظامیہ سے حدود مسجد وفنائے مسجد کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ اعتکاف صحیح طریقہ پر ادا کرسکیں اور خود امام مسجد کو چاہیئے کہ معتکف حضرات کی ایک خاص نشست منعقد کرکے حدود مسجد اور اعتکاف سے متعلق تمام ضروری مسائل سے آگاہ کردے۔ بعض مسجدوں میں صحن مسجد کے بیچ میں حوض ہوتا ہے معتکف حدود مسجد کے اس حوض میں بلا عذر شرعی نہیں جا سکتا کہ اعتکاف ٹوٹ جائیگا البتہ فصیل پر جانے میں حرج نہیں۔ اور مسجد سے متصل جنازہ گاہ میں بھی معتکف کو جانا ممنوع اور مفسدِ اعتکاف ہے۔ تفصیل باب احکام المساجد رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں تاکہ صحن وفناء میں فرق واضح ہو جائے۔

مسجد سے باھر نکلنے کے عذر یعنی وہ ضروریات کہ جن کو پوری کرنے کے لئے مسجد سے نکلنے کی شرعا اجازت ہے وہ تین (۳) ہیں (۱) شرعی (۲) طبعی (۳) مجبوری۔ اس عذر کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے اور نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر نکلے۔

(۱) **عذر شرعی** معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے شرعی عذر دو قسم کے ہیں

(۱) جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکلنا (۲) اذان دینے کے لئے نکلنا۔

پہلا عذر شرعی جمعہ کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جانے کی اجازت اسی وقت ہے جبکہ جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو اگر اس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے تو دوسری مسجد میں جمعہ کے لئے اس مسجد سے نکلتے ہی اعتکاف فاسد ہوجائے گا جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو اذان ثانی سے اتنی دیر پہلے جائے کہ جمعہ سے قبل کی سنتیں پڑھ سکے اور اگر جامع مسجد دور ہو تو اپنے اندازے کے مطابق اتنی دیر پہلے جائے کہ اذان ثانی سے پہلے جمعہ سے قبل کی سنتیں پڑھ سکے اس سے زیادہ پہلے نہ جائے اور وہاں فرض اور بعد کی چار یا چھ رکعتیں پڑھکر فوراً آجائے تاخیر کرکے آئے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا حتی کہ اگر احتیاطی ظہر پڑھنی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آکر پڑھے البتہ اگر بقیہ اعتکاف وہیں پورا کرنے کا ارادہ ہو گیا تو ٹھہرنے سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔(عالمگیری ج۱ص ۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، در مختار، ردالمحتار ج۲ص ۱۸۲،۱۸۱ مطبوعہ بیروت)

دوسرا عذر شرعی دوسرا عذر شرعی اذان دینے کے لئے مسجد سے اذان گاہ (فنائے مسجد) جانا ہے۔ اذان گاہ پر معتکف کو اسی وقت جانے کی اجازت ہے کہ اذان گاہ کا راستہ مسجد کے اندر سے ہو البتہ مؤذن کو بہر دو صورت جانے کی اجازت ہے خواہ راستہ مسجد کے اندر سے ہو یا بیرون مسجد سے۔ اس مقام پر صدر الشریعہ بدر الطریقہ سیدی و سندی و جدی مفتی ابو العلاء حکیم محمد امجد علی علیہ رحمۃ

القوی اعظمی نے درمختار و ردالمحتار کے حوالہ سے یوں تحریر فرمایا ہے ،،حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لئے جانا یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جبکہ جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر مؤذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں ،،(بہارِ شریعت ج ۱ ح ۵ ص ۱۵۴) اس موقع پر فقہاء نے جو عید کا ذکر فرمایا ہے وہ اس بناء پر فرمایا ہے کہ نذر کا اعتکاف اگر عید کے دن کرے تو ایک روایت کے مطابق درست و صحیح ہے مگر جو شخص ایسے دنوں (عید الفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں اعتکاف کی نذر مانے تو وہ دوسرے دنوں میں اس کی قضا کرے اور اگر قسم کی نیت ہے تو قسم کا کفارہ بھی ادا کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) مؤذن اور غیر مؤذن کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں پہلا مفہوم یہ ہے کہ مقررہ مؤذن اور غیر مقررہ مؤذن دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اذان دینے کی غرض سے جو شخص بھی جائے وہ مؤذن ہے خواہ مقرر ہو یا نہ ہو بہر صورت اذان دینے اور سحری کے اعلان کی غرض سے جانے والا اذان گاہ پر مسجد کے اندر سے راستہ ہو یا باہر سے جا سکتا ہے کہ یہ عذر شرعی ہے لیکن اس کے سوا دوسرے مقصد کے لئے اندر سے راہ ہونے کی صورت میں جا سکتا ہے باہر سے راستہ ہو تو نہیں جا سکتا کہ وہ مقام اعتکاف کے معاملہ میں مسجد ہی کے حکم میں ہے اسی طرح حوض کی فصیل مسجد سے خارج ہے مگر اس معاملہ میں مسجد کے حکم میں ہے امام اہل سنت احکام شریعت میں تحریر فرماتے ہیں ،،فصیل حوض مسجد سے خارج ہے،، (احکام شریعت ص ۱۹۹ شبیر برادر لاہور) اسی میں ہے فصیل مسجد

بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے معتکف بلاضرورت اس پر جا سکتا ہے اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا کوئی نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں بیہودہ باتیں قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکم مسجد میں نہیں اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وضو کر سکتے ہیں (احکام شریعت ص ۱۳۵ شبیر برادر لاھور)

الحاصل فنائے مسجد کی دو قسم ہے (۱) بعض وہ مقامات جو اعتکاف کے معاملے میں مسجد کے حکم میں ہوتے ہیں اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں ہر وہ کام ممنوع ہے جو مسجد میں ممنوع ہے مثلا تھوکنا، ناک صاف کرنا، پیشاب کرنا وغیرہا (۲) بعض وہ مقامات ہیں جو اعتکاف کے حق میں مسجد کے حکم میں نہیں مثلا طہارت خانہ وضوخانہ وغیرہما۔

(۲) **عذر طبعی** معتکف کو مسجد سے نکلنے کا دوسرا عذر طبعی ہے وہ حاجت جو مسجد میں کسی طرح پوری نہ ہو سکے مثلا پیشاب، پاخانہ، استنجاء اور وضو و غسل مگر غسل اور وضو کے لئے مسجد سے نکلنے کی شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کام مسجد کے اندر نہ ہو سکتے ہوں یعنی کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس میں وضو اور غسل کا پانی اس طرح روکنا ممکن ہو کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے لہذا اگر ٹب وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو و غسل اس طرح کر سکتا ہے کہ مسجد میں کوئی چھینٹ نہ گرے تو اس کام کے لئے مسجد سے معتکف کو نکلنا جائز نہیں اب نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ بعض مسجدوں کے صحن میں حوض ہوتے ہیں اس جگہ وضو کرنے کے بجائے وضو خانہ میں چلا گیا تو بھی اعتکاف

ٹوٹ جائیگا اسی طرح اگر وہاں غسل فرض ممکن ہو کہ مسجد میں چھینٹ نہ گرے تو غسل خانہ میں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا (در مختار، رد المحتار ج۲ ص۱۸۱ مطبوعہ بیروت)

نوٹ: وہ معتکف جو تمبا کو نوشی و خوردنی کے عادی ہیں کہ بغیر اس کے ان کے پیٹ کا نظام درست ہی نہیں رہتا تو ایسے معتکف حضرات بغیر بو دار تمبا کو مسجد کی سیڑھیوں کے قریب استعمال کر سکتے ہیں لیکن شوقیہ استعمال کرنے والے اس رخصت سے غلط فائدہ ہرگز نہ اٹھائیں کہ سخت گناہ و مسجد کی بے ادبی ہے۔

(۳) **عذر مجبوری** معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کا تیسرا عذر مجبوری و ضرورت ہے۔ وہ عذر جس کی وجہ سے مسجد میں ٹھہرنا ناممکن ہو جائے مثلاً مسجد گر گئی یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالدے تو اس مسجد سے نکل کر فوراً دوسری مسجد میں چلا جائے اس صورت میں مسجد سے نکلنا اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) لیکن اس مسجد سے نکلنے کے بعد دوسری مسجد کے سوا کہیں اور نہ جائے اور نہ راستہ میں رکے اور نہ ہی بات چیت کرے حتی کہ کسی سے عذر بھی بتانے کے لئے نہ رکے کہ اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی عذر کے لئے مسجد سے نکلا اور راستہ میں کسی نے روک لیا یا پکڑ لیا مثلاً قرض خواہ نے روک لیا یا کسی جرم میں گرفتار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں بھی اعتکاف ٹوٹ جائیگا (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

{ضروری تنبیہ}

جب معتکف اپنی ضرورت یعنی جمعہ، اذان اور اسی طرح وضو، غسلِ فرض اور پیشاب، پاخانہ وغیرہا کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اس کام سے فارغ ہوتے ہی فوراً بلا تاخیر مسجد میں واپس آجائے کہ ضرورت پوری ہونے کے بعد رکنے کی اجازت نہیں اگر رک گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا (شامی ج۲ ص۱۸۰ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) اگر کسی نے ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں پنجوقتہ نماز نہیں ہوتی تو جماعت کے لئے دوسری مسجد میں جانے کی اجازت ہے اس سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا مگر وہیں جماعت مسنونہ کا اہتمام کیا جائے اذان واقامت کے ساتھ تو زیادہ بہتر ہے کہ یہ مسجد بھی آباد ہو جائے گی (شامی ج۲ ص۱۸۲ مطبوعہ بیروت)

مظلوم کی فریادرسی یا کسی کو ہلاکت سے بچانے مثلاً ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لئے مسجد سے باہر نکلا یا گواہی دینے یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سارے مسلمانوں کے بلاوے پر نکلا یا کسی مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کے لئے گیا اگرچہ دوسرا پڑھانے والا نہ ہو جب بھی ان تمام صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جائیگا (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) کپڑا تبدیل کرنے کے لئے لونگی (تہبند) یا چادر بطور تہبند پہن کر تبدیل کیا جائے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کسی طرح بے پردگی نہ ہونے پائے۔

سنت مؤکدہ اعتکاف توڑنے کا حکم سنت مؤکدہ اعتکاف کے

ٹوٹنے کی وجوہات اوپر بیان کردی گئی ہیں مختصر یہ کہ بغیر عذرِ شرعی وطبعی یا مجبوری قصداً یا بھول کر اصلِ مسجد سے نکلنا اعتکاف کو فاسد و باطل کر دیتا ہے اور ایک دن کی قضا معتکف پر لازم ہے یعنی جس دن توڑا اسی دن کی قضا کرنی ہوگی سب دن کی قضا نہیں اگرچہ پہلے ہی دن ٹوٹے یا دو، چار دن بعد یا آخری دن بہر صورت ایک ہی دن کی قضا ہے (شامی) اور یہ قضا اسی رمضان میں اور غیر رمضان یا آئندہ رمضان میں جب چاہے کر سکتا ہے سال کے پانچ دن (عید فطر، ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ) کے علاوہ اور اس کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ اعتکاف کی قضا نہیں ہو سکتی لیکن جتنی جلد ادا کر لیا جائے اچھا ہے کہ کب موت آ جائے اور آدمی اپنے ذمہ حق اللہ بقایا لے جائے۔ قضا اعتکاف کے لئے بھی غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں نیت کے ساتھ داخل ہونا ضروری ہے اگر اعتکاف جان بوجھ کر بغیر کسی عذر توڑا ہے تو یہ گناہ ہے اس سے توبہ بھی کرنی ہوگی۔

قضا اعتکاف کی نیت کا طریقہ نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ قَضَاءَ السُّنَّةِ مِنْ رَمَضَانَ میں نے رمضان کے سنت اعتکاف کی قضا کی نیت کی۔

اعتکاف توڑنے کے عذر مندرجہ ذیل چند صورتوں میں اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے جس کی تمام صورتوں میں قضا لازمی ہے البتہ توڑنے کا گناہ نہ ہوگا۔

(۱) اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ جس کا علاج مسجد سے نکلے بغیر نہ ہو سکے گا مثلاً اسپتال لے جانا ضروری ہو گیا یا ڈاکٹر کا مسجد میں لانا ممکن

نہیں تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے۔

(۲) کسی کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور معتکف کے علاوہ کوئی اور اسے بچانے پر قادر نہیں تو معتکف کو اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے مثلاً کوئی کوئیں میں گر رہا ہو، ڈوب رہا ہو، آگ میں جل رہا ہو وغیرہ۔

(۳) کسی وجہ سے کورٹ یا جیل جانا پڑے۔

(۴) معتکف کو کوئی زبردستی مسجد سے باہر کردے اور دوسری مسجد نہیں کہ جہاں اعتکاف کرسکے۔

(۵) کسی کی حق تلفی ہورہی ہو اور فیصلہ اسی کی گواہی پر موقوف ہو تو اعتکاف توڑنے میں گناہ نہیں۔

(۶) نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہ ہو۔

(۷) اپنے قریبی رشتہ دار (ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی یا شوہر) کے انتقال میں

(۸) جہاد فرض عین ہو چکا ہو۔

(۹) عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو اس صورت میں خود بخود بلا اختیار اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

(۱۰) جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوگئی۔ ان تمام صورتوں میں اعتکاف توڑنے کی اجازت و رخصت ہے لیکن بہر صورت ایک دن کے اعتکاف کی قضا لازم ہوگی (ردالمحتار ج۲ص۱۸۲) قضا کا طریقہ آگے بیان کیا جائے گا۔

(۲){واجب اعتکاف کا بیان}

اعتکاف کی دوسری قسم واجب ہے یعنی اگر کوئی مرد یا عورت اعتکاف کرنے کی منت مانے تو یہ اعتکاف واجب ہوجاتا ہے اوراس کے واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زبان سے کہے صرف دل کے ارادہ سے واجب نہ ہوگا یعنی منت و نذر کے واجب ہونے کے لئے زبان سے ادا کرنا ضروری ہے (در مختار ج۲ ص۱۷۷ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) منت کی دو قسم ہے (۱) معلق یعنی عبادت اپنے ذمہ لازم کرنے کو کسی کام کے ہونے پر موقوف کرے مثلاً کہے فلاں کام ہوگیا تو اتنے دنوں کا اعتکاف کرے گا تو اب کام ہوجانے کی صورت میں اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا اس پر واجب ہوجائے گا (۲) مطلق یعنی عبادت اپنے ذمہ کسی کام کے ہونے نہ ہونے پر موقوف نہ کرے بلکہ اللہ کے لئے اپنے اوپر اتنے دن کا اعتکاف یا روزہ واجب کرے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) یہاں منت کے چند ضروری احکام بیان کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ کونسی منت شرعی ہوتی ہے اس کا کرنا لازم اور کونسی منت شرعی نہیں بلکہ عرفی اوراس کی ادائیگی ضروری نہیں۔

شرعی منت کسی ایسی عبادت مقصودہ کو اپنے اوپر واجب کرلینا جو شرعاً واجب نہ تھی۔ مثلاً کوئی اللہ کے لئے اپنے اوپر اتنے دن کا اعتکاف یا روزہ یا اتنی رکعت نماز واجب کرے۔

عرفی منت ایسے کام کی منت ماننا جو من جانب اللہ واجب کی جنس سے نہیں

مثلاً کوئی کہے فلاں بیمار کی عیادت یا غوث پاک کی گیارہویں کرے گا یا فلاں کام ہوگیا تو داتا صاحب کے مزار پر چادر چڑھائے گا وغیرہا۔

شرعی منت کا حکم شرعی منت ماننے سے اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے منت صرف دل ہی دل میں ارادہ کرنے سے واجب نہیں ہوتی بلکہ زبان سے ادائیگی ضروری ہے حتی کہ دل میں اگر ایک دن کا اعتکاف یا ایک روزہ رکھنے کا ارادہ تھا مگر زبان سے چار دن نکل گیا تو چار دن کا واجب ہوگیا۔

شرعی منت کے شرائط منت واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں (۱) منت ایسے کام کی ہو جو اللہ کی طرف سے واجب ہو جیسے نماز، روزہ، صدقہ، حج (۲) وہ کام عبادت مقصودہ سے ہو جس کی تفصیل ابتداء کتاب میں مذکور ہے (۳) عین واجب کی منت نہ ہو بلکہ مثل واجب کی منت ہو مثلاً کسی نے کہا میں فجر پڑھوں گا تو یہ منت صحیح نہیں کہ فجر تو پہلے ہی واجب ہے (۴) کسی گناہ کے کام کی منت نہ ہو (۵) کسی ایسے کام کی منت نہ ہو جس کا کرنا محال ہو مثلاً کل گزشتہ دن روزہ رکھونگا

عرفی منت کا حکم اس منت کا پورا کرنا واجب نہیں البتہ پورا کردے تو بہتر ہے اور باعث برکت وفیض ہے۔

واجب اعتکاف کے احکام واجب اعتکاف کے بھی تمام شرائط و احکام وہی ہیں جو سنت مؤکدہ اعتکاف کے ہیں علاوہ چند احکام کے جس کی وضاحت ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد کے اندر داخل ہوجائے اس اعتکاف میں بھی انہیں عذر کی وجہ

سے مسجد سے نکلنا جائز ہے جن عذروں کے لئے سنت مؤکدہ اعتکاف میں نکلنا جائز ہے۔ منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہوسکتا اور اگر یوں کہا کہ ایک دن رات کا مجھ پر اعتکاف ہے تو یہ منت صحیح ہے اور اگر آج کے اعتکاف کی منت مانی اور کھانا کھا چکا ہے تو منت صحیح نہیں (در مختار ج۲ ص۱۷۸،۱۷۷ مطبوعہ بیروت، عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) یوہیں اگر ضحوۂ کبریٰ کے بعد منت مانی اور روزہ نہ تھا تو یہ منت صحیح نہیں کہ اب روزہ کی نیت نہیں کرسکتا بلکہ اگر روزہ کی نیت کرسکتا ہو مثلاً ضحوۂ کبریٰ سے قبل جب بھی منت صحیح نہیں کہ یہ روزہ نفل ہوگا اور اس اعتکاف میں روزۂ واجب درکار (بہارِ شریعت ج۱ ح۵ ص۱۵۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ) یہ ضروری نہیں کہ خاص اعتکاف ہی کے لئے روزہ ہو بلکہ روزہ ہونا ضروری ہے اگرچہ اعتکاف کی نیت سے نہ ہو مثلاً اس رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تو وہی رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لئے کافی ہیں اور اگر رمضان کے روزے تو رکھے مگر اعتکاف نہ کیا تو اب ایک ماہ کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اعتکاف کرے اور اگر یوں نہ کیا یعنی روزے رکھ کر اعتکاف نہ کیا اور دوسرا رمضان آ گیا تو اس رمضان کے روزے اُس اعتکاف کے لئے کافی نہیں یوہیں اگر کسی اور واجب کے روزے رکھے تو یہ اعتکاف ان روزوں کے ساتھ بھی ادا نہیں ہوسکتا بلکہ اب اس کے لئے خاص

اعتکاف کی نیت سے روزے رکھنا ضروری ہے اور اگر اُس صورت میں کہ رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تھی نہ روزے رکھے نہ اعتکاف کیا تو ان قضا روزوں کے ساتھ وہ اعتکاف کی منت بھی پوری کرسکتا ہے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، در مختار، ردالمحتار ج۲ ص۱۷۹،۱۷۸ مطبوعہ بیروت) نفلی روزہ رکھا تھا اور اُس دن کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ اعتکاف واجب کے لئے نفلی روزہ کافی نہیں اور یہ روزہ واجب ہو نہیں سکتا (عالمگیری ص۲۱۱ ج۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کرسکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لئے روزے رکھنے ہونگے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور اب بائن ہونے یا موت شوہر کے بعد منت پوری کرے یوہیں لونڈی غلام کو ان کا مالک منع کرسکتا ہے یہ آزاد ہونے کے بعد پوری کریں (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

واجب اعتکاف کی نیت نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ وَاجِبَ الْاَعْتِكَافِ لِلّٰهِ تَعَالٰی میں نے اللہ کے لئے واجب (منت) اعتکاف کی نیت کی۔

{اعتکاف سنت و اعتکاف واجب کے بعض احکام میں فرق}

(۱) سنت مؤکدہ اعتکاف میں قبل نیت یا قبل پروگرام کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لگائی جاسکتی لیکن واجب (منت کے) اعتکاف میں منت مانتے وقت کسی دینی کام کی شرط لگاسکتے ہیں لیکن اس شرط کا صرف دل میں ارادہ و نیت

کر لینا کافی نہیں بلکہ منت مانتے وقت ہی اس شرط کی زبان سے ادائیگی ضروری ہے ورنہ اس شرط کا کچھ اعتبار نہ ہوگا اور یہ شرط باطل ہوگی مثلاً منت مانتے وقت ہی زبان سے یوں ادا کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اور فلاں، فلاں کام کے لئے مسجد سے نکلوں گا تو یہ شرط درست ہوگی اور اس کا اعتبار ہوگا پھر (منت کا) واجب اعتکاف کرنے کے بعد ان ذکر کردہ کاموں کے لئے مسجد سے نکل سکے گا۔ اور اگر زبان سے یہ الفاظ نہ کہے کہ فلاں، فلاں کام کے لئے نکلوں گا بلکہ صرف دل میں ارادہ کیا تو اب اعتکاف کے بعد ان کاموں کے لئے مسجد سے نہ نکل سکے گا اسی طرح واجب (منت کا) اعتکاف کرتے وقت ان کاموں (کسی دینی کام) کی نیت کی بلکہ زبان سے بھی ان کاموں کا ذکر کیا جب بھی اس کا اعتبار نہ ہوگا اور ان کاموں کے لئے مسجد سے نہ نکل سکے گا، نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

{کن کاموں کی شرط لگانا جائز ھے؟}

منت کے وقت ہر کام کی شرط لگانا درست نہیں بلکہ وہ کام جو امور دینیہ سے ہوں مثلاً نماز جنازہ میں شرکت کرنا، مریض کی عیادت کرنا، علم دین سیکھنے کے لئے مجلس میں جانا، یعنی فرائض یا واجبات اور سنتوں کے سیکھنے کے لئے۔ منت مانتے وقت ان کاموں کے لئے جانے کی شرط لگائی اور زبان سے کہہ لیا تو اب ان کاموں کے لئے نکلنے سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ صرف دل میں ارادہ کافی نہیں یہ حکم صرف منت (واجب) اعتکاف کے لئے ہے سنت اعتکاف کے لئے نہیں

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۸۴ مطبوعہ بیروت)

واجب اعتکاف کے دیگر مسائل اگر کسی نے صرف ایک دن (صرف دن دن) کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں لہذا طلوع فجر (نماز فجر کا وقت شروع ہونے) سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل جائے اور اگر ایک دن سے زائد کی منت مانی اور صرف دن ہی دن کی نیت کی تو لگا تار یا متفرق طور پر صرف دن دن میں اعتکاف کر سکتا ہے لیکن صرف رات ہی رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوتا اور رات و دن دونوں کی منت مانی تو رات و دن دونوں کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا اسی طرح اگر مطلق ایک دن یا ایک دن سے زائد کی منت مانی تو رات و دن اعتکاف کرنا واجب ہوگا اور ایک دن سے زائد کی منت مانی اور اس میں کچھ نیت نہ کی تو لگا تار اتنے دن اعتکاف کرنا واجب ہوگا الگ الگ دن متفرق طور پر اعتکاف نہیں کر سکتا لہذا ان صورتوں میں غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہونا ہوگا اور جس دن پورا ہو اس دن غروب آفتاب کے بعد نکلنا ہوگا مثلاً چار دن کی منت مانی تو کسی دن مثلاً پیر کی شام غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور جمعہ کی شام غروب آفتاب کے بعد نکل جائے چار دن کا منت اعتکاف پورا ہو جائیگا۔(عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۴،۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، جوہرہ نیرہ ص ۱۹۰، در مختار ج ۲ ص ۱۸۶،۱۸۷ مطبوعہ بیروت)

اور اگر کوئی یوں منت مانے کہ فلاں کام ہو گیا تو دو دن کا اعتکاف کرے گا اور دن کہہ کر رات مراد لی تھی تو اس کا یہ کہنا اور دل میں ارادہ کرنا صحیح نہیں دن رات اعتکاف کرنا واجب ہوگا (ایضاً) اگر ان دنوں میں اعتکاف کرنے کی منت مانی جن دنوں میں شرعاً روزہ رکھنا حرام ہے (یعنی عید الفطر اور ۱۰ تا ۱۳ ذی الحج پانچ دن) اول تو ان دنوں میں اعتکاف کی یا روزہ رکھنے کی منت ہی نہ مانی جائے لیکن مان لیا تو اس کا پورا کرنا واجب ہے لہذا کسی دوسرے دن اعتکاف کی قضاء کرے کہ جس دن روزہ رکھنا جائز ہے اور قسم بھی تھی تو اس کا کفارہ بھی دے (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے اور جس کو دن میں کھلائے اسی کو رات میں بھی کھلائے یا دس دن تک ایک مسکین کو ایک ہزار پانچ سو چوہتر گرام چونسٹھ ملی گرام (1574.64) گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دیدے۔ اور اگر انہیں دنوں میں اعتکاف کر لیا تو منت پوری ہو گئی مگر گناہ گار ہوگا (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

فدیہ یا صدقہ فطر: کھجور یا جو سے ایک صاع یعنی دو سو ستر (270) تولے جس کا وزن فی زمانہ گرام کے حساب سے تین ہزار ایک سو انچاس گرام اٹھائیس ملی گرام (3149.28) بنتا ہے۔ اس لئے کہ ایک (۱) تولہ گیارہ گرام چھ سو چونسٹھ ملی گرام 11.664 کا ہوتا ہے اس طرح دو سو ستر (270) تولے کو جب گیارہ گرام چھ سو چونسٹھ ملی گرام (11.664) سے ضرب دیں گے تو تین ہزار ایک سو انچاس گرام اٹھائیس ملی گرام (3149.28) بنے گا۔ یہ ایک صاع کا وزن

ہوا۔ اور گندم یا کشمش سے نصف صاع جس کا وزن ایک ہزار پانچ سو چوہتر گرام چونسٹھ ملی گرام (1574.64) بنے گا۔ عین شئی یا ان کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔

اگر کسی نے کسی معین دن یا معین مہینہ کے اعتکاف کی منت مانی تو اسی دن یا اسی ماہ اعتکاف کرنا واجب ہوگا مثلاً یوں کہے کہ اگر میرا فلاں مقصد پورا ہوا تو بدھ کے دن یا محرم کے مہینہ کا اعتکاف کرونگا تو بدھ ہی کے دن یا محرم ہی کے مہینہ کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا اور اگر معین دن یا ماہ نہ کہا یا معین دن یا ماہ تو کہا لیکن معلق نہ کیا تو اسی دن یا اسی ماہ اعتکاف کرنا واجب نہیں بلکہ جب چاہے کر سکتا ہے مثلاً اس طرح منت مانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن یا ایک ماہ کا اعتکاف کروں گا یا یوں کہا کہ میرے ذمہ اللہ کے لئے فلاں دن یا فلاں مہینہ کا اعتکاف ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

اگر کسی گزرے ہوئے مہینہ کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں مثلاً کہا اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو محرم کے مہینہ (جو گزر چکا ہے) کا اعتکاف کرونگا۔ اگر کسی نے اعتکاف کی منت مانی اور ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا تو ان کے ورثاء جتنے دن کے اعتکاف کی منت تھی ہر دن کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار یعنی ایک ہزار پانچ سو چوہتر گرام چونسٹھ ملی گرام (1574.64) گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو صدقہ کریں بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس پر وصیت کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو اور ورثاء اس کی طرف سے صدقہ (ہر دن کے بدلے ایک ہزار پانچ سو چوہتر گرام چونسٹھ ملی گرام (1574.64) گندم یا

اس کا آٹا یا اس کی قیمت) ادا کر دیں تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے لیکن اس کے ورثاء پر واجب نہیں۔

اگر کسی نے ایک مہینہ یا تین دن کے اعتکاف کی منت مانی تو جس مہینہ میں چاہے اعتکاف کرے مگر مسلسل ایک مہینہ اعتکاف کرنا واجب ہوگا جس میں دن اور رات دونوں شامل ہونگے البتہ اگر منت مانتے وقت زبان سے یہ کہہ دیا تھا کہ صرف دن ہی دن میں اعتکاف کرے گا رات کو نہیں تو رات شامل نہ ہوگی صرف دن کا اعتکاف واجب ہوگا اور اگر زبان سے نہ کہا اور کہتا ہے کہ میری مراد ایک ماہ کے صرف دن تھے راتیں نہیں تو یہ قبول نہ کیا جائے گا لہذا دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہوگا اور اس صورت میں مسلسل اور متفرق ہر طور پر اعتکاف کرسکتا ہے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، در مختار ج۲ ص۱۸۷ مطبوعہ بیروت، جوھرہ ج۱ ص۱۹۱)

منت کا واجبی اعتکاف توڑنے یا ٹوٹنے کا حکم منت کا واجبی اعتکاف قصداً توڑے یا بلا قصد ٹوٹ جائے کہ اصلِ مسجد سے بغیر عذر جان بوجھ کر یا بھول کر نکل گیا یا کسی عذر کی وجہ سے توڑنے یا چھوڑنے پر مجبور ہوگیا مثلاً بیمار ہوگیا یا مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا گیا یا جنون و بیہوشی طاری ہوگئی یا جماع کیا یا دن میں کھا لیا یا عورت کو حیض آگیا بہرصورت اس کی قضا واجب ہے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

منت اعتکاف کی قضا کا حکم اگر منت کا اعتکاف معین دن یا کسی معین

مہینے کا تھا تو باقی جو دن رہ گئے ان کی قضا کرے اور اگر معین دنوں یا مہینے کی منت نہ تھی اور نہ ہی تسلسل سے اعتکاف کی منت تھی جب بھی باقی دنوں کی قضا کرے۔ اور اگر تسلسل کے ساتھ اعتکاف کرنا واجب ہوا تھا یعنی مسلسل دس دن یا ایک ماہ اعتکاف کرنے کی منت تھی تو ازسرِ نو پورا اعتکاف کرنا ہوگا (ردالمحتار، عالمگیری ج۱ ص۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

اعتکاف کا فدیہ اعتکاف خواہ سنت مؤکدہ کی قضا چھوڑ کر مرا یا منت کا ہر ایک کا فدیہ ہے البتہ سنت مؤکدہ میں ایک ہی دن کا فدیہ ہے جبکہ منت میں جتنے دن کی منت ہوگی اتنے دن کا فدیہ ہوگا تو اگر کسی نے اعتکاف کی منت مانی اور اس کا انتقال ہوگیا تو جتنے دن کے اعتکاف کی منت تھی ہر دن کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار یعنی ایک ہزار پانچ سو چوہتر گرام چونسٹھ ملی گرام (1574.64) گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو صدقہ کی جائے بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس پر وصیت کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو اور ورثاء اس کی طرف سے فدیہ ادا کر دیں تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے لیکن اس کے ورثاء پر واجب نہیں (عالمگیری ج۱ ص۲۱۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

(۳) {نفلی اعتکاف کا بیان}

نفلی اعتکاف وہ اعتکاف جو منت اور رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ کے علاوہ ہو (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، در مختار ج۲ ص۱۷۷ مطبوعہ بیروت)

نفلی اعتکاف کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ ہی اس کے لئے روزہ

رکھنا شرط ہے بلکہ جب بھی مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر لے جب تک مسجد میں رہے گا معتکف رہے گا (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) اور بغیر محنت ثواب ملتا رہے گا لیکن نیت اعتکاف ضروری ہے اگر چہ دل ہی میں ارادہ کر لے اور جیسے ہی مسجد سے نکلے گا اعتکاف ختم ہو جائے گا اور یہ اعتکاف ہر شخص کو مسجد میں داخل ہوتے وقت کر لینا چاہئے اگر کھانے، پینے یا لیٹنے کی ضرورت پڑ گئی تو یہ کام کر سکے کہ بغیر اعتکاف مسجد میں کھانا، پینا، لیٹنا منع ہے۔ نیز بغیر محنت کا ثواب نہ کھونا چاہئے۔

نفلی اعتکاف کی نیت نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

نفلی اعتکاف کا حکم نفلی اعتکاف کرنے والا جب کبھی مسجد سے عذر بے عذر نکلے گا خواہ حاجت شرعیہ یا حاجت طبعیہ ہی کے لئے نکلے بہر صورت نکلتے ہی نفلی اعتکاف ختم یعنی مکمل ہو جائے گا نفلی اعتکاف ٹوٹنے یا توڑنے کی صورت میں اس کی قضا نہیں کہ نکلتے ہی یہ اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے فاسد نہیں ہوتا بعض حضرات رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تین، چار دن کا نفلی اعتکاف کرتے ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے جو عام نفلی اعتکاف کا حکم ہے اور انہیں چاہئے کہ جب کبھی عذر یا بلا عذر مسجد سے نکلیں تو داخل ہوتے وقت ہر بار اعتکاف کی نیت کر لیں ورنہ وہ اعتکاف سے نہ ہوں گے اور انہیں مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی اجازت نہ ہوگی ایسے حضرات یہ نہ سمجھیں کہ پہلی مرتبہ داخل ہوتے

وقت تین یا چار دن کے نفل اعتکاف کی نیت کرلی تو اتنے دنوں کے لئے یہی نیت کافی ہوگئی بلکہ جب عذر یا بغیر عذر مسجد سے نکلیں گے اسی وقت ان کا اعتکاف ختم ہوجائے گا لہذا ہر مرتبہ داخل ہوتے وقت نیتِ اعتکاف ضروری ہے اور اعتکاف کی نیت کرنا ہرگز نہ بھولیں ورنہ انہیں مسجد میں سونا، کھانا، پینا وغیرہا جائز نہ ہوگا اور بغیر نیت اعتکاف یہ سب کام مسجد میں کرنا سخت گناہ ہے۔

معتکف کے لئے مسجد میں کن کاموں کی اجازت ہے

(۱) معتکف کو مسجد میں کھانے' پینے اور سونے کی اجازت ہے لیکن صرف کھانے کے لئے اعتکاف نہ کیا جائے بلکہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جائے اور پھر کھانے کی ضرورت پیش آجائے تو کھانے میں حرج نہیں۔

(۲) جائز گفتگو کرسکتا ہے لیکن ضرورت سے زیادہ بات مسجد میں نہ کی جائے اگرچہ اعتکاف کی نیت سے ہو اور لایعنی وفضول باتوں سے ہمیشہ ہی بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ مسجد میں ہو یا کہیں

(۳) کپڑے بدلنا' تیل' کریم' عطر وغیرہا کا استعمال کرنا

(۴) ناخن اور ناک' مونچھ کے بال کاٹنا لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ مسجد میں نہ گرے اس کے لئے کوئی کپڑا بچھالے اسی طرح کھانے پینے کی اشیاء بھی نہ گرنے دے دسترخوان اس کے لئے لگالینا ضروری ہے۔

معتکف اور فنائے مسجد سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف کرنے والا فنائے مسجد میں بغیر عذر جائے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا جس کا مکمل تذکرہ

گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔بعض حضرات کہتے ہیں کہ فنائے مسجد میں بلاضرورت بھی جاسکتا ہے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا حتی کہ امام مؤذن کے حجرے اور استنجاء خانہ وغیرہ میں بھی جانے سے ان کے نزدیک اعتکاف فاسد نہیں ہوتا یہ ان کی سخت غلطی ہے

مردوں کا اعتکاف مرد ہر قسم کا اعتکاف مسجد میں کرے پہلی دو قسم یعنی سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف نہ ہوگا گزشتہ صفحات میں اعتکاف کے تمام تر مسائل مردوں سے متعلق ہیں۔

عورتوں کا اعتکاف ام المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات عطا فرمادی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتکاف کرتی تھیں (حوالہ اسی کتاب کے صفحہ ٦ پر درج ہے) لہٰذا عورتوں کو بھی اعتکاف کی اس عظیم سعادت سے محروم نہیں ہونا چاہئے۔

عورتوں کے لئے اعتکاف کی شرطیں عورتوں کے لئے بھی سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف صحیح ہونیکی سات شرطیں ہیں (۱) مسلمان صحیح العقیدہ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) اعتکاف کی نیت کرنا (۴) مسجد بیت ہونا (۵) روزہ دار ہونا (٦) جنابت سے پاک ہونا (۷) حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

حیض وہ خون جو عورت کے اگلے مقام (رحم) سے عادتاً آتا ہے جس کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اگر کسی عورت کو ماہواری کے دن آنے والے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کا اعتکاف نہ کر سکے گی تو وہ سنت مؤکدہ اعتکاف نہ کرے کہ ماہواری شروع ہوتے ہی اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس ایک دن کی قضا واجب ہوگی البتہ نفلی اعتکاف کرنے میں حرج نہیں۔

نفاس وہ خون جو عورت کے اگلے مقام (رحم) سے بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے کم کی کوئی مدت نہیں۔

نوٹ ان دو خون کے علاوہ جو آئے وہ بیماری کا ہے اس حالت میں نماز، روزہ تمام عبادت جائز ہی نہیں بلکہ نماز، روزہ ادا کرنا فرض ہے اس کے تفصیلی مسائل بہار شریعت حصہ دوم میں ملاحظہ کریں۔

عورتوں کو مسجد حرام و نبوی کے سوا دوسری مسجدوں میں جانا مطلقا سخت ممنوع و مکروہ ہے۔

مسجد بیت گھر میں جو جگہ نماز کے لئے خاص کی جائے۔

ہر مرد و عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر میں ایک جگہ نماز کے لئے خاص کر لیں کہ مردوں کو بھی نفل نماز گھر پڑھنا افضل ہے۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کے لئے شادی شدہ عورتوں پر لازم و ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے اجازت لے لیں کہ بغیر شوہر کی اجازت سنت مؤکدہ اعتکاف کرنا

جائز نہیں۔شوہر کی اجازت سے عورت نے اعتکاف شروع کر دیا تو اب شوہر منع نہیں کرسکتا بلکہ اب اسے منع کرنا بھی جائز نہیں اور منع کرنے پر عورت پر اس کی فرمانبرداری ضروری نہیں۔(عالمگیری ج۱ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دے دی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا اب روکے گا تو گناہ گار ہوگا(عالمگیری ج۱ص۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ)

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن کی قضا معتکفہ (سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والی) پر لازم ہے یعنی جس دن اعتکاف توڑا صرف اسی دن کی قضا کرنی ہوگی سب دن کی قضا نہیں اگرچہ پہلے ہی دن ٹوٹے یا دو، چار دن بعد یا آخری دن بہر صورت ایک ہی دن کی قضا ہے اور یہ قضا اسی رمضان میں بھی ہوسکتی جبکہ ماہوری سے فارغ ہوجائے اور غیر رمضان یا آئندہ رمضان میں یا سال کے پانچ دنوں (عیدفطر، ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ) کے علاوہ جب چاہے کرسکتی ہے اس کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ اعتکاف کی قضا نہیں ہوسکتی لیکن جتنی جلد ادا کرلیا جائے اچھا ہے کہ کب موت آجائے اور آدمی اپنے ذمہ حق اللہ بقایا لے جائے، قضا اعتکاف کے لئے بھی غروب آفتاب سے پہلے مسجدِ بیت میں نیت کے ساتھ داخل ہونا ضروری ہے۔

قضا اعتکاف کی نیت کا طریقہ نَوَیۡتُ اَنۡ اَعۡتَکِفَ قَضَاءَ السُّنَّةِ مِنۡ رَمَضَانَ میں نے رمضان کے قضا سنت اعتکاف کی نیت کی۔

جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ھے مسجد بیت سے بغیر عذر نکلنا جائز

نہیں بغیر عذر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگر چہ گھر کے کسی اور حصہ میں چلی جائے (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، رد المحتار ج۲ ص۱۸۰ مطبوعہ بیروت) عورتوں کو مسجد بیت سے نکلنے کے وہی عذر ہیں جو مردوں کے لئے ہیں جن کا تذکرہ ہر قسم کے اعتکاف کے بیان میں تحریر کر دیا گیا ہے مختصر یہ کہ بغیر عذرِ طبعی یا مجبوری قصداً یا بھول کر مسجد بیت سے نکلنا اعتکاف کو فاسد و باطل کر دیتا ہے۔

اسی طرح بچوں کے پیشاب، پاخانہ کرانے دھلانے وغیرہا کے لئے نکلنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اعتکاف کے دوران ماہواری آ جائے جب بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اس پر لازم ہے کہ فوراً اپنا اعتکاف ختم کر دے اور بعد میں ایک دن کی قضا کرلے مسجد بیت میں رہتے ہوئے اپنے گھریلو کام مثلاً سبزی وغیرہ کاٹنے، سلائی وغیرہ کے کام کر سکتی ہیں لیکن زیادہ تر وقت عبادت اور ذکر الٰہی، دینی کام، تبلیغ، درس، مطالعہ اور تصنیفی کام میں گزارنا بہتر ہے۔

آج کل لوگوں نے خاص کر دعوت اسلامی کے امیر صاحب نے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر رکھا ہے کہ فنائے مسجد میں جب چاہے ضرورت بلا ضرورت بلا روک ٹوک جا سکتا ہے کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں اور نہ اس سے اعتکاف فاسد ہوگا لیکن یہ بات صحیح نہیں سارے مسلمانوں کا اور سلف صالحین کا ہمیشہ سے یہی طرز عمل اور حکم رہا ہے کہ بلا ضرورت فنائے مسجد میں جانے سے واجب اور مسنون اعتکاف فاسد ہو جاتے ہیں اس سلسلے میں ہم یہاں چند فتاوے نقل کرتے ہیں ملاحظہ کریں

امیر دعوت اسلامی کے پیر و مرشد (مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ) کا فتوی

سوال ہماری مسجد میں محراب کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں قرآن رکھے ہیں اور یہیں سے اذان دی جاتی ہے اگر معتکف اس کمرہ میں چلا جائے تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب جی ہاں اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(وقار الفتاوی ج۱ص۲۴۳) اس کے علاوہ بہت سے ملفوظ فتاوی جات اور ایک مصدقہ رسالہ بنام "مسائل اعتکاف" میں بھی اس قسم کے کئی مصدقہ مسائل و ملفوظات درج ہیں ان میں سے چند ذکر کیئے جاتے ہیں۔

عرض: معتکف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کیلئے وضوخانے پر جا سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: معتکف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کے لئے نہیں جا سکتا اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

عرض: معتکف وضو پر وضو کرنے جا سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: معتکف وضو پر وضو کرنے نہیں جا سکتا البتہ وضو ٹوٹنے پر وضو کرنے جا سکتا ہے۔

عرض: معتکف جمعہ کے دن غسل کیلئے جا سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: معتکف غسلِ فرض کے علاوہ کسی اور غسل کے لئے نہیں جا سکتا

(مسائل اعتکاف ص۱۱)

عرض: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت مئوکدہ ہے معتکف کھانے سے پہلے وضوخانے پر ہاتھ دھونے جاسکتا ہے یانہیں؟

ارشاد: معتکف ہاتھ دھونے کیلئے وضوخانے پرنہیں جاسکتا البتہ مسجد میں برتن کا انتظام کرلے اور مسجد کا احترام ملحوظ رکھے۔

عرض: معتکف مسجد میں بجلی فیل ہونے کی صورت میں مسجد کی چھت پر سونے جاسکتا ہے یانہیں؟

ارشاد: اگر سیڑھی مسجد کے اندر سے ہے تو جاسکتا ہے ورنہ نہیں (مسائل اعتکاف ص۱۲)

عرض: معتکف وضو کے بعد وضوخانے پر کلمہ طیبہ یا وضو کے بعد کی دعا وغیرہ پڑھ سکتا ہے یانہیں؟

ارشاد: وضوکر کے مسجد میں آکر پڑھے۔

عرض: معتکف وضو کے دوران ہاتھ منہ دھونے کیلئے صابن استعمال کرسکتا ہے یانہیں؟

ارشاد: صرف وضو کرے گا صابن استعمال کرنے کے لئے دیر نہیں کرے گا (مسائل اعتکاف ص۱۳)

عرض: معکتف وضوکرنے کے بعد وضوخانے پر کوئی چیز بھول جائے اور مسجد میں داخل ہو جائے مثلاً مسواک' ٹوپی' گھڑی وغیرہ تو دوبارہ وضو خانے پر ان چیزوں کے لینے کے لئے جاسکتا ہے یانہیں؟

ارشاد: کسی دوسرے شخص سے منگالے خود نہیں جا سکتا (مسائل اعتکاف ص ۱۵)

عرض: معتکف کے کپڑے میلے ہونے کی صورت میں کپڑے تبدیل کرنے غسل خانے جاسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: نہیں جاسکتا ہے چادر وغیرہ کا انتظام پہلے سے کرے۔

صدر الشریعہ کا فتوی کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مفسد اعتکاف بے عذر خروج از حد مسجد یعنی جہاں تک مسجد کا احاطہ ہے جیسے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحر کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں؟

الجواب فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لئے ہے مثلا جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بلا اجازتِ شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جاسکتا ہے (فتاوی امجدیہ ج۱ ص ۳۹۹) اور بہار شریعت میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جہاں حاجت شرعیہ کا ذکر فرمایا وہاں یہ بھی درمختار ورد المحتار کے حوالہ سے بیان فرمایا ''یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ (مسجد کے) اندر سے ہو تو غیر مؤذن (وہ معتکف جو مؤذن نہیں یا اذان دینے کی غرض سے نہیں جارہا ہے) بھی جاسکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں'' (بہار شریعت ج۱ ح۵ ص ۱۲۵، درمختار و شامی ج۲ ص ۱۸۱) سیدی و

سندی وجدی حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ حکیم مفتی محمد امجد علی علیہ رحمۃ القوی نے اپنے فتوے میں یہ تحریر فرمایا ہے "بلا اجازتِ شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا" اور **صدر الشریعہ علیہ الرحمہ** نے جو یہ لکھا کہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا یہ اس صورت میں ہے جب وہ حاجت شرعیہ یا طبعیہ کے وقت اس جگہ جائے گا اسی لئے تو آگے ارشاد فرمایا بلا اجازتِ شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا پھر اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جاسکتا ہے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ فرمانا اس سوال کے جواب میں ہے (سوال یہ ہے کہ سائل نے پوچھا ہمارے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحری کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں) اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اعلان سحری کے معاملہ میں معتکف کے لئے فنائے مسجد حکم مسجد میں ہے اعلان سحری حاجت شرعیہ ہے اور فتاوی امجدیہ کے سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلان سحری کی جگہ حجرہ ہے جو مسجد ہی کے گوشے کی طرح ہے اور اس کا راستہ بھی مسجد کے اندر ہی سے ہے اس لئے جانے کی اجازت ہے اس کے سواء دوسری ضرورت جو نہ شرعی ہو نہ طبعی مثلا حقہ، بیڑی، سگار وغیرہا کے لئے فنائے مسجد میں جانے کی ہرگز اجازت نہیں کہ فنائے مسجد عینِ مسجد نہیں بلکہ تبعِ مسجد ہے عالمگیری میں ہے: **و الفناء تبع المسجد**

فیکون حکمه حکم المسجد کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کتاب الوقف الباب الحادی عشر الفصل الثانی فی الوقف وتصرف القیم و غیرہ فی مال الوقف علیه ج۲ص۴۶۲)

امام اہل سنت کا فتوی فصیل مسجد بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے معتکف بلا ضرورت اس پر جا سکتا ہے اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں بیہودہ باتیں قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکم مسجد نہیں اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وضو کر سکتے ہیں جب تک مسجد میں جگہ باقی ہو اس پر نماز فرض میں مسجد کا ثواب نہیں دنیا کی جائز قلیل بات جس میں چپقلش ہو نہ کسی نمازی یا ذاکر کی ایذا اس میں حرج نہیں۔ (العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویہ ج۶ص۴۷۳) فصیل حوض مسجد سے خارج ہے ولہذا اس پر وضو اذان بلا کراہت جائز ہیں (احکام شریعت ص۱۹۹ شبیر برادر لاہور)

صحنِ مسجد
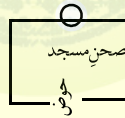
اسی احکام شریعت میں ہے: فصیل مسجد بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے معتکف بلا ضرورت اس پر جا سکتا ہے اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا کوئی نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں بیہودہ باتیں قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکم مسجد میں نہیں اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وضو کر سکتے ہیں (احکام شریعت ص۱۳۵ شبیر برادر لاہور) **اقول** حدودِ مسجد، اصلِ مسجد اور فنائے

مسجد کی وضاحت ہم نے صفحہ نمبر ۱۵، ۱۶ اور ۱۹ پر کر دی ہے اور خود امامِ اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرنے والے نے حوض کا نقشہ بنا کر بھیجا تھا جس کی نقل احکامِ شریعت کے صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ شبیر برادر لاہور پر درج ہے جو مسجد کے بیچ صحن میں بنا ہوا ہے اور جانبِ مشرق میں حوض کا کچھ حصہ اصلِ مسجد سے باہر ہے۔

احقر کا فتوی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیر میں سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا بیڑی، سگریٹ، حقہ پینے اور صابن سے ہاتھ دھونے کے لئے وضوخانہ ودیگر فنائے مسجد کے حصہ میں جا سکتا ہے یا نہیں امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب نے اپنے ایک فتوے میں فتاوی رضویہ وفتاوی امجدیہ کے حوالے سے جانا جائز قرار دیا ہے جس کی فوٹو کاپی سوال کے ساتھ منسلک ہے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔

سائل: محمد اکبر قادری

پتہ: لیاقت آباد کراچی

باسمہ تعالیٰ

الجواب: اعتکاف واجب ہو یا سنت مؤکدہ دونوں کا حکم یہ ہے کہ معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر معتکف بغیر عذر نکلا اگر چہ بھول کر نکلا تو

اعتکاف ٹوٹ جائے گا عالمگیری میں ہے و اما مفسداته فمنها الخروج من المسجد فلا یخرج المعتکف من معتکفه لیلا و نهارا الا بعذر و ان خرج من غیر عذر ساعة فسد اعتکافه سواء کان الخروج عامدا او ناسیا (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ) بہار شریعت میں ہے' اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اگرچہ بھول کر نکلا ہو یونہی یہ اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے (بہار شریعت ج۱ ح۵ ص۱۵۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ) معتکف کو مسجد سے نکلنے کے صرف دو عذر ہیں ایک حاجت طبعی جو مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پیشاب، پاخانہ استنجاء وضو اور غسل مگر غسل اور وضو کے لئے مسجد سے باہر نکلنے میں یہ شرط ہے کہ یہ دونوں کام مسجد میں نہ ہو سکتے ہوں اگر کسی صورت ہو سکتے ہوں تو ان دونوں کاموں کے لئے بھی باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کردے گا ملخصا گا (بہار شریعت ج۱ ح۵ ص۱۵۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ) اور آپ نے جو فتوی امیر دعوت اسلامی کا تحریر کردہ ارسال کیا ہے جس پر بہت سے خطبائے مساجد کی تصدیقات ہیں وہ فتوی درست نہیں جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اعتکاف اس مسجد میں کرنا جائز ہے جس میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہوں ہدایہ میں ہے ثم الاعتکاف لا یصح إلا فی مسجد الجماعة لقول حذیفة رضی الله عنه لا اعتکاف الا فی مسجد جماعة و عن أبی حنیفة رحمه الله أنه لا یصح إلا فی

مسجد يصلي فيه الصلوات الخمس لأنه عبادة إنتظار الصلاة فيختص بمكان تؤدى فيه (الهداية فی شرح بداية المبتدی کتاب الصوم باب الاعتکاف ج۱ ص۲۲۹ ج۱) یعنی پھر اعتکاف صحیح نہیں مگر مسجد جماعت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان اعتکاف مسجد جماعت سوا میں نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہے کہ اعتکاف درست نہیں سوائے اس مسجد کے جس میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہوں اس لئے کہ وہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں نماز کا انتظار ہوتا ہے تو اعتکاف ایسی جگہ (مسجد) کے ساتھ خاص ہے جس میں وہ باجماعت نماز ادا کرسکے لیکن مفتی بہ قول یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے مسجد کا جامع ہونا شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی اعتکاف ہوسکتا ہے اور مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام ومؤذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اسی میں ہے کہ مطلقا ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو خصوصا اس زمانہ میں کہ بہت سی مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن کذا فی بہار شریعت (ج۱ ح۵ ص۱۵۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ) درمختار میں ہے في مسجد جماعة هو ما له إمام و مؤذن أديت فيه الخمس أو لا و عن الإمام اشتراط أداء الخمس فيه و صححه بعضهم و قالا يصح في كل مسجد و صححه السروجي و أما الجامع فيصح فيه مطلقا اتفاقا (در مختار کتاب الصوم باب الاعتکاف)

شامی میں ہے وإن لم يصلوا فيه الصلوات كلها ح عن البحر وفي

الخلاصة وغيرها وإن لم يكن ثمة جماعة (شامی کتاب الصوم باب الاعتکاف مطبوعه بیروت) اعتکاف مسجد جماعت میں کیا جائے مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام وموذن مقرر ہوں خواہ اس میں پنجگانہ جماعت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو اور امام اعظم سے اس میں پنجگانہ جماعت ہونا شرط منقول ہے جس کو بعض فقہاء نے صحیح قرار دیا اور صاحبین نے فرمایا ہر مسجد میں اعتکاف کرنا درست ہے امام سروجی نے اسے صحیح قرار دیا اور جامع مسجد میں بالاتفاق درست ہے۔ اسی طرح طحطاوی علی الدر میں بھی ہے (ج۱ص ۴۷۲، ۴۷۳) درمختار میں ہے (وحرم عليه) أي على المعتكف اعتكافا واجبا أما النفل فله الخروج لأنه منهٍ (اسم فاعل من انهی ای متمم للنفل) لا مبطل كما مر (الخروج إلا لحاجة الإنسان) طبيعية كبول وغائط وغسل لو احتلم ولا يمكنه الاغتسال فى المسجد كذا فى النهر (در مختار کتاب الصوم باب الاعتکاف مطبوعہ بیروت) یعنی اور اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے لیکن نفل اعتکاف میں اس کو نکلنا جائز ہے اس لئے کہ نفلی اعتکاف کرنے والا اپنا اعتکاف مکمل کررہا ہے نہ کہ اسے باطل کررہا ہے اور (واجب وسنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والے کو) مسجد سے نکلنا مفسد اعتکاف وحرام ہے مگر حاجت انسانی کے لئے جیسے پیشاب، پاخانہ، اگر احتلام ہوجائے تو غسل کے لئے وہ بھی اس وقت جبکہ مسجد کے اندر غسل کرنا ممکن نہ ہو اسی طرح نہر میں بھی ہے۔ لہذا اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسجد میں اس

جگہ اعتکاف کریں جس حصہ کو نماز پڑھنے (مسجد) کے لئے خاص کیا گیا ہو اور بلا ضرورت شرعیہ وطبعیہ اس جگہ سے باہر فنائے مسجد میں بھی نہ جائیں ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور فنائے مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جگہ نماز کے لئے خاص نہیں کی جاتی ہے بلکہ دیگر مصالح مسجد کے لئے ہوتی ہے اور جب وہاں اعتکاف کرنا جائز نہیں تو وہاں معتکف کو بلا ضرورت شرعیہ وطبعیہ جانا کیسے جائز ہوگا اور عورتوں کو بھی گھر میں اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کو انہوں نے نماز کے لئے خاص کیا ہے درمختار میں ہے **إمرأة فی مسجد بیتھا** اس پر علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں **و ھو المعد لصلاتھا الذی یندب لھا و لکل احد اتخاذہ کما فی البزازیۃ نھر** (در مختار کتاب الصوم باب الاعتکاف مطبوعہ بیروت) یعنی عورت اعتکاف کرے مسجدِ بیت میں اور یہ وہ جگہ ہے جو نماز کے لئے مقرر ہے کہ جس کا معین کرنا عورت بلکہ ہر ایک کے لئے مستحب ہے۔ اور اس جگہ سے اسے بلا ضرورت شرعیہ وطبعیہ باہر جانا جائز نہیں۔

مولانا الیاس قادری صاحب نے جواب میں جو دو عبارتیں استدل کے طور پر پیش کی ہیں ان میں یہ نہیں لکھا ہے کہ معتکف بلا ضرورت شرعیہ فنائے مسجد میں جا سکتا ہے بلکہ سیدی وسندی وجدی حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی علیہ رحمۃ القوی نے تو یہ تحریر فرمایا ہے "بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا" اور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جو یہ لکھا کہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا یہ اس صورت میں ہے جب وہ حاجت

طبعیہ کے وقت اس جگہ جائے گا اسی لئے تو آگے ارشاد فرمایا بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا پھر اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ فرمانا اس سوال کے جواب میں ہے (سوال یہ ہے) کہ سائل نے پوچھا ہمارے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحری کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں) اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اعلان سحری کے معاملہ میں معتکف کے لئے فنائے مسجد حکم مسجد میں ہے اعلان سحری حاجت شرعیہ ہے اور بہار شریعت میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جہاں حاجت شرعیہ کا ذکر فرمایا وہاں یہ بھی درمختار و رد المحتار کے حوالہ سے بیان فرمایا "یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ (مسجد کے) اندر سے ہو تو غیر مؤذن (وہ معتکف جو مؤذن نہیں یا اذان دینے کی غرض سے نہیں جا رہا ہے) بھی جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں" (بہار شریعت ج ۱ ح ۵ ص ۱۵۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، در مختار و شامی کتاب الصوم باب الاعتکاف) اس سے ثابت ہوا کہ غیر مؤذن اعلان سحری کی جگہ مسجد کے اندر سے راستہ ہونے کی صورت میں جا سکتا ہے اور فتاوی امجدیہ کے سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلان سحری کی جگہ مینارہ ہے جو مسجد ہی کے گوشے کی طرح ہے اور اس کا راستہ بھی مسجد کے اندر ہی سے ہے اس لئے جانے کی

اجازت ہے اس کے سواء دوسری ضرورت جو نہ شرعی ہو نہ طبعی مثلاً حقہ، بیڑی، سگار وغیرہا کے لئے فنائے مسجد میں جانے کی ہرگز اجازت نہیں اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوی کا جو حوالہ دیا اس میں اس مدرسے کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے جانے کی اجازت دی ہے جو مسجد میں ہے اور اس میں بھی یہ شرط رکھی کہ اس میں اور مسجد میں راستہ فاصل نہ ہو اور اس مسجد و مدرسہ میں صرف ایک فصیل سے مسجد کا امتیاز کیا گیا ہے اور اعلیٰ حضرت نے اس مدرسہ کو فنائے مسجد بھی قرار نہیں دیا جیسا کہ مولانا الیاس قادری صاحب نے گمان کرلیا ہے بلکہ یہ فصیل اس بات کو واضح کرنے کے لئے ہے کہ یہ جگہ مدرسہ میں بھی استعمال ہوسکتی ہے نہ یہ کہ وہ حصہ مسجد کا ہے اور یہ حصہ صرف مدرسہ کا ہے بلکہ وہ بھی مسجد ہی کا حصہ ہے چنانچہ امام اہل سنت نے وہاں حوالہ بھی نقل فرمایا ہے و هذا ما قال الامام الطحاوی ان حجرة ام المؤمنین من المسجد فی ردالمحتار عن البدائع لو صعد ای المعتکف المنارة لم یفسد بلا خلاف لانها منه لانه یمنع فیها من کل ما یمنع فیه من البول و نحوه الخ اور یہ وہ ہے جو امام طحاوی نے فرمایا کہ ام المومنین کا حجرہ مسجد ہی کا حصہ ہے بدائع کے حوالہ سے ردالمحتار میں ہے اگر معتکف اذان کی جگہ (منارہ) پر چڑھا تو بلا اختلاف اعتکاف نہ ٹوٹے گا اس لئے کہ منارہ بھی مسجد ہی کا حصہ ہے کیونکہ وہاں وہ تمام کام ممنوع ہیں جو مسجد میں ممنوع ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ اور اس مقام

پر امام اہلسنت نے شرح معانی الاثار کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ جاء و الامام یصلی الصبح و لم یکن صلی الرکعتین قبل صلاۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم انہ صلی مع الامام ففی ھذا الحدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ صلاھما فی المسجد لان حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا من المسجد یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں تشریف لائے اور اس وقت امام فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنت فجر نہیں پڑھی تھی تو انہوں نے حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دو رکعت سنت فجر ادا فرمائی پھر نماز فجر (فرض) کی دو رکعت امام کے ساتھ ادا فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرض کی دو رکعتیں مسجد میں ادا فرمائی اس لئے کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مبارکہ مسجد ہی کا حصہ و گوشہ ہے۔ واضح رہے کہ جب فنائے مسجد کو مسجد قرار دے دیں تو معتکف بلا ضرورت شرعیہ بھی وہاں جا سکتا ہے اس لئے کہ اب وہ جگہ مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) ہوگئی اور اب اس جگہ غسل، وضو، پیشاب، پاخانہ، استنجاء وغیرہا نہیں کر سکتے کہ یہ سب کام مسجد میں ناجائز و حرام ہیں فتاوی شامی میں ہے و عدم الجواز فی المسجد یعنی مسجد میں یہ سب کام ناجائز ہیں۔ البتہ اگر معتکف سے فرض غسل اور وضو مسجد میں بغیر مسجد کی بے ادبی کے ہو سکتے ہوں تو

مسجد ہی میں کیئے جائیں گے ورنہ مسجد کے باہر کرنا ہوگا جیسا کہ امامِ اہلِ سنت فتاوٰی رضویہ شریف جلد اول ص ۶۳۹ میں بحر الرائق وغیرہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ مسجد میں صرف معتکف کو غسل اور وضو کرنے کی اجازت ہے جسکی صرف تین صورتیں ہیں (۱) کسی بانیٔ مسجد نے مسجد کر دینے سے پہلے وہاں کوئی جگہ غسل کے لئے بنادی ہو تو اس میں نہا سکتا ہے (۲) کسی ایسے بڑے برتن میں کہ سب پانی اسی کے اندر گرے کوئی چھینٹ اڑ کر مسجد میں نہ جائے (۳) لحاف، گدا وغیرہ بہت بھاری روئی کے کپڑے بچھا کر ان پر اس طرح نہانا کہ نہ کوئی چھینٹ باہر جائے نہ پانی کپڑوں کو توڑ کر مسجد کی زمین تک پہنچے اور غیر معتکف کو تو اجازت ہی نہیں اگر چہ غالبِ ظن ہے کہ برتن کے باہر چھینٹ نہ جائے گی مگر عذرِ شدید کے وقت جس کی وضاحت فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ ص ۳۹۲ تا ۳۹۳ کے اس فتوے سے ہوتی ہے۔ ''صحن مسجد مسجد ہے کما حققناہ فی فتاوٰنا بما لا مزید علیہ اور مسجد میں وضو حرام و استثناء موضع اعد لذلک لا یصلی فیہ معناہ اذا کان الاعداد من الواقف قبل تمام المسجدیۃ اما بعدہ فلا یمکن منہ الواقف نفسہ فضلا عن غیرہ کما حققناہ فیما علٰے رد المحتار علقناہ و اذا کان ذلک کذلک لم یکن الثنیا الا صوریا منقطعا کما لا یخفی یہاں تک کہ غیر معتکف کو اس کی بھی اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھکر کسی برتن میں اس طرح وضو کر لے کہ ماء مستعمل برتن ہی میں گرے ہاں صرف معتکف کو اس صورت کی

رخصت دی گئی ہے بشرطیکہ کوئی بوند برتن سے باہر نہ جائے درمختار میں ہے یحرم فیہ (ای فی المسجد) الوضوء الا فیما اعد لذلک اشباہ میں ہے تکرہ المضمضۃ و الوضوء فیہ الا ان یکون ثمہ موضع اعد لذلک لا یصلی فیہ او فی اناء غمز العیون میں ہے فی البدائع یکرہ التوضی فی المسجد لانہ مستقذر طبعا فیجب تنزیہ المسجد عنہ کما یجب تنزیہہ عن المخاط و البلغم اُسی میں ہے قولہ او فی اناء اقول ھذا لیس علی العموم بل فی المعتکف فقط بشرط عدم تلویث المسجد بحر الرائق باب الاعتکاف میں ہے فی البدائع و ان غسل المعتکف رأسہ فی المسجد فلا بأس بہ اذا لم یلوث بالماء المستعمل فان کان بحیث یتلوث المسجد یمنع منہ لان تنظیف المسجد واجب و لو توضأ فی المسجد فی اناء فھو علی ھذا التفصیل انتھی بخلاف غیر معتکف فانہ یکرہ لہ التوضی فی المسجد و لا فی اناء الا ان یکون موضعا اتخذ لذلک لا یصلی فیہ اھ تو اگر خروج ممکن ہے مثلاً بارش خفیف ہے یا چھتری وغیرہ آلاتِ حفاظت پاس ہیں اور باہر نکلنے سے معذور نہیں تو واجب ہے کہ باہر ہی وضو کرے اور اگر عذر قوی قابل قبول ہے تو اگر کوئی برتن وغیرہ میسر ہے جس میں بلا تلویثِ مسجد وضو کر سکے جب بھی صحن میں وضو حرام ہے بلکہ چاہیئے کہ اعتکاف کی نیت کر لے اور برتن میں اس طرح وضو کرے کہ باہر چھینٹ نہ پڑے یا جو تدبیر

ممکن ہو۔ ایک سال اعتکاف میں شب کے وقت بارش بشدت تمام ہو رہی تھی اور کوئی برتن اس اطمینان کا نہ تھا کہ وضو کرتے میں پانی قطرہ قطرہ سب اسی میں جائے جاڑے کا موسم تھا فقیر نے توشک پر چادر چند تہہ کر کے رکھی اور اس پر وضو کیا کہ سب پانی چادر ہی میں رہا غرض جو طریقہ تحفظِ مسجد کا ممکن ہو بجالائے ورنہ بجبوری بضرورت در میں بیٹھ کر اس طرح وضو کرے کہ خود سائے میں رہے اور پانی تمام وکمال موقعِ آب اور مجرائے بارش میں گرے کہ ساتھ ہی مینھ اسے بہاتا لے جائے۔''

جب تمام فقہاء اور امام اہل سنت علیہ الرحمہ کے فتاوے اور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علیہ الرحمہ نے بھی بہار شریعت حصہ ۵ ص ۱۵۰ میں درمختار وردالمحتار کے حوالہ سے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے عذر کے متعلق نہایت صاف الفاظ میں تحریر فرمادیا کہ ''مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو اور غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے'' واضح رہے کہ غسل و وضو کا پانی گرانا عینِ مسجد جو خاص نماز کے لئے وقف کی گئی میں ممنوع وحرام ہے نہ کہ فنائے مسجد میں ورنہ تمام لوگوں کو وضو بھی گھر سے ہی بنا کر آنا ہوگا لہذا فقہاء کا شرط کی وضاحت بیان کر دینے کے بعد اب کسی تاویل وکلام کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ نیز یہ کہ اگر فنائے مسجد میں بلا عذر طبعی وشرعی جانا درست ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اعتکاف سنت کے دوران جب سر دھونے کی ضرورت محسوس فرمائی تو کیوں نہ حجرۂ سیدتنا عائشہ

صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تشریف لے گئے جبکہ یہ حجرہ فنائے مسجد ہی تو تھا بلکہ اپنا سرِ اقدس مسجد سے باہر حجرہ میں کر دیتے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سرِ اقدس کو دھو دیتی تھیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ و اللفظ لمسلم (صحیح البخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا لحاجة حدیث نمبر ۲۰۲۹ ج۱ ص۲۷۲، صحیح مسلم کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجیله و طهارة سؤرها و الاتکاء فی حجرها و قراءة القرآن فیه حدیث نمبر ۶۔ ۲۹۷، سنن ابی داؤد کتاب الصوم باب المعتکف یدخل البیت لحاجته حدیث نمبر ۲۴۶۷، سنن الترمذی ابواب الصوم باب المعتکف یخرج لحاجته ام لا حدیث نمبر ۸۰۴، مسند امام احمد مسند الصدیقة حدیث نمبر ۲۴۷۳۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب اعتکاف فرماتے تو اپنا سر اقدس میرے قریب فرما دیتے اور خود مسجد میں ہوتے میں انہیں کنگھا کر دیتی اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لئے۔ پھر یہ کہ اگر بالفرض فنائے مسجد کو اعتکاف کے حق میں مسجد ہونا مان لیا جائے تو اب تمام مفتیان کرام کو یہ فتویٰ دینا لازم ہو گیا کہ نفسِ اعتکاف اصل مسجد میں کرنے کا حکم دیں اور پھر مسجد میں نفسِ اعتکاف کی نیت کرنے کے بعد فنائے مسجد میں قیام کا حکم دیں کہ اس زمانہ میں چند اشخاص کے

سوا سب ہی مسجد کے آداب اور اس کے تقدس کا لحاظ ہی نہیں کرتے اور ہر قسم کی باتیں اور بسا اوقات لہو ولعب بھی کرتے ہیں فی زمانہ تو بہتوں نے اعتکاف کو تفریح و پکنک سمجھ رکھا ہے۔ اور ائمہ حضرات بھی بہ آسانی اعتکاف کر سکتے ہیں کہ نفسِ اعتکاف کی نیت اصل مسجد میں کرلیں اور پھر اپنے مسجد کے گھر میں عبادات وغیرہ سرانجام دیں۔

عطاء المصطفی اعظمی غفرلہ
دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

الجواب صحیح مفتی عبدالعزیز حنفی
۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ، ۱۵ جون ۱۹۹۹ء

آداب مسجد

(۱) مسجد میں سیدھے پاؤں سے داخل ہوں۔

(۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھیں۔

(۳) جب مسجد میں داخل ہوں سلام کریں۔

(۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کریں بِسْمِ اللہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ

(۵) مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(۶) بغیر نیت اعتکاف مسجد میں کچھ کھانا پینا جائز نہیں۔

(۷) مسجد کا فرش کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء سے خراب وگندہ نہ کریں کہ یہ ناجائز ہے۔

(۸) وضو کرنے کے بعد بدن سے پانی کا قطرہ مسجد کے فرش پر نہ گرنے دیں۔

(۹) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا کہ جس سے دھمک آئے منع ہے

(۱۰) مسجد میں چھینک' کھانسی آئے تو حتی المقدور آواز آہستہ کریں اسی طرح ڈکار کو ضبط کریں۔

(۱۱) گمی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈھیں۔

(۱۲) ذکر کے سوا آواز بلند نہ کریں۔

(۱۳) مسجد میں دنیا کی اور لایعنی باتیں نہ کریں البتہ اگر کوئی دینی بات کسی سے کرنی ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہیں نہ کہ بلند آواز سے۔

(۱۴) مسجد میں شور وغل نہ کریں۔

(۱۵) ضرورت سے زیادہ بات نہ کریں۔

(۱۶) تمسخر ویسے ہی ممنوع ہے مسجد میں اور سخت ناجائز ہے کہ یہ سب نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(۱۷) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں۔

(۱۸) جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کریں۔

(۱۹) مسجد میں تھوک، کھنکار ڈالنا ممنوع ہے۔

(۲۰) اس طرح نہ بیٹھیں کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو۔

(۲۱) نمازی کے آگے سے نہ گزریں۔

(۲۲) انگلیاں نہ چٹکائیں۔

(۲۳) نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائیں۔

(۲۴) ذکر الٰہی کی کثرت کریں۔

(۲۵) فرشِ مسجد پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھی جائے۔

(۲۶) مسجد میں حدث مثلا ریح کا اخراج منع ہے ضرورت ہو تو باہر چلا جائے معتکف کو چاہیئے کہ تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت

کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو وہ اس کے لئے باہر نہیں جا سکتے۔

(۲۷) مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے۔

(۲۸) مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو۔

(۲۹) مسجد میں اپنے لئے سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے

(۳۰) مسجد میں کچا لہسن، پیاز یا بودار چیز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے یونہی بدبو دار کپڑے پہن کر مسجد میں جانا جائز نہیں۔

(۳۱) گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ مسجد کی بے ادبی ہے البتہ اگر مسجد جماعت پر تنگ ہو جائے کہ نیچے جگہ نہ رہے تو باقی لوگوں کو چھت پر صف بندی کرنا بلا کراہت جائز ہے کہ یہ ضرورت ہے بشرطیکہ حالِ امام مقتدیوں پر مشتبہ نہ ہو۔

(۳۲) صحنِ مسجد بھی جزوِ مسجد ہے اس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے اور اس کے وہی آداب ہیں جو اندرونِ مسجد کے ہیں صحن کسی صورت مسجد سے جدا نہیں

(۳۳) مٹی کا تیل چونکہ بدبو دار ہوتا ہے لہذا اسے مسجد میں لے جانا یا وہاں لیجا کر جلانا حرام و ناجائز ہے مگر جب کہ اس کی بدبو کافور وغیرہ سے دور کر دی جائے تو اب کوئی حرج نہیں۔

(۳۴) مسجد میں موبائل آن کر کے داخل نہ ہوں اور نہ ہی ایسی گھڑی جس میں وقتاً فوقتاً الارم بجتا ہو کہ یہ سب آداب مسجد کے بالکل خلاف ہے۔

(۳۵) مسجد میں روایات صحیحہ اور حمد ونعت کے اشعار پڑھنا شرع مطہرہ کے مطابق ہوں تو جائز ہیں کہ مسجدیں ذکرِ الٰہی کے لئے بنیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے جس سے برکتیں آتی اور بلائیں جاتی ہیں مولائے کریم ہمیں حسن ادب کی توفیق بخشے آمین۔

۷ جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ ۲۷ اگست ۲۰۰۱ء